2 حقیقی پیداوار کا شعبہ

2.1 عمومی جائزہ

پاکستان کی حقیقی جی ڈی پی کی نمو کا سلسلہ برقرار رہا اور مالی سال 17ء میں وہ 5.3 فیصد بڑھی جبکہ گذشتہ سال اس میں 4.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ گذشتہ ایک عشرے میں حاصل کردہ بلند ترین نمو ہے۔ اس حوصلہ افزا کارکردگی میں زرعی شعبے کی تیز رفتار بحالی، خدمات کے شعبے کی عمدہ کارکردگی، اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں اضافے نے اہم کردار ادا کیا۔

جدول 2.1 : جی ڈی پی اور اس کے اجزا

تناسب اور نمو فیصد میں، حصہ فیصدی درجوں میں

	م س17ء میں تناسب	نمو			
		م س16ء[ن]	م س17ء[ع]	م س17ء[ہ]	نمو میں حصہ
زراعت	**19.5**	**0.3**	**3.5**	**3.5**	**0.7**
جس میں					
اہم فصلیں	4.7	-5.5	4.1	2.5	0.2
گلہ بانی	11.4	3.4	3.4	4.0	0.4
صنعت	**20.9**	**5.8**	**5.0**	**7.7**	**1.1**
جس میں					
کان کنی اور کوہ کنی	2.9	6.9	1.3	7.4	0.04
بڑے پیمانے کی اشیا سازی	10.7	2.9	4.9	5.9	0.5
بجلی سازی اور تقسیم، اور گیس کی تقسیم	1.8	8.4	3.4	12.5	0.1
تعمیرات	2.7	14.6	9.0	13.2	0.2
خدمات	**59.6**	**5.5**	**6.0**	**5.7**	**3.5**
جس میں					
تھوک اور خردہ تجارت	18.5	4.3	6.8	5.5	1.2
مالیات اور بیمہ	3.4	6.1	10.8	7.2	0.3
سرکاری عمومی	7.6	9.7	6.9	7.0	0.5
جی ڈی پی	**100**	**4.5**	**5.3**	**5.7**	**5.3**
یادداشتی اجزا					
سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کا تناسب		15.6	15.8	17.7	

ن: نظر ثانی شدہ، ع: عبوری، ہ: ہدف

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

جن عوامل نے اس کارکردگی کو ممکن بنایا ان میں توانائی کی بہتر رسد، ترقیاتی اخراجات میں اضافہ، معاون زرعی پالیسی، اور امن و امان کی بہتر صورت حال شامل ہیں۔

زرعی شعبے نے م س17ء کے دوران نمو کا ہدف 3.5 فیصد حاصل کر لیا، اہم فصلوں کی پیداوار میں وسیع البنیاد بہتری دیکھی گئی۔ کھاد پر زرِ اعانت، اور (کئی عشروں کے پست ترین پالیسی ریٹ کی بنا پر) قرضے کی سہولتوں تک قابلِ برداشت رسائی کے نتیجے میں اہم فصلوں کی پیداوار میں 4.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال 5.5 فیصد کمی آئی تھی۔

شعبہ خدمات نے زرعی شعبے میں بحالی، اشیاسازی میں اضافے، اور تجارتی سرگرمیاں بڑھنے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے م س 17ء کے دوران حاصل ہونے والی نمو میں تقریباً دو تہائی حصہ ڈالا، جبکہ تھوک اور خردہ تجارت میں گذشتہ سال کی 4.3 فیصد نمو کے مقابلے میں م س 17ء کے دوران 6.8 فیصد نمو ہوئی۔[1] اس کے علاوہ بینکوں کی امانتوں میں عمدہ نمو اور قرضوں میں اضافے کی بنا پر مالیات اور بیمہ میں بھی بحالی ہوئی۔

جدول 2.2 : زراعت کی طرف سے اضافہ ٔقدر

تناسب اور نمو فیصد میں، حصہ فیصدی درجوں میں

	تناسب	نمو			نمو میں حصہ	
	م س17ء	م س16ءن	م س17ءہ	م س17ءع	م س16ءن	م س17ءع
فصلی شعبہ	37.2	−5.0	–	3.0	−2.0	1.1
اہم فصلیں	*23.9*	*−5.5*	*2.5*	*4.1*	*−1.4*	*1.0*
دیگر فصلیں	*11.0*	*0.6*	*3.2*	*0.2*	*0.1*	*0.0*
کپاس کی جننگ	*2.3*	*−22.1*	*2.5*	*5.6*	*−0.7*	*0.1*
گلّہ بانی	58.3	3.4	4.0	3.4	1.9	2.0
جنگل بانی	2.3	14.3	3.0	14.5	0.3	0.3
ماہی گیری	2.1	3.2	3.0	1.2	0.1	0.0
مجموعہ	**100.0**	**0.3**	**3.5**	**3.5**		

ن: نظر ثانی شدہ، ع: عبوری، ہ: ہدف

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

دریں اثنا صنعتی شعبے کی کارکردگی محدود رہی، اس کی نمو گذشتہ سال کی سطح سے کم رہی۔ جی ڈی پی کی نمو کے ہدف حاصل نہ کرپانے کی بڑی وجہ یہی تھی، کیونکہ زراعت اور خدمات کے شعبوں کی نمو کی شرحیں بالترتیب توقع کے مطابق اور توقع سے بالا رہیں (**جدول 2.1**) ۔ صنعتی نمو میں حائل عوامل یہ تھے: بجلی کی پیداوار اور تقسیم، کان کنی اور کوہ کنی، اور تعمیرات کی شرحِ نمو میں کمی۔ دوسری طرف بڑے پیمانے کی اشیاسازی نے گذشتہ سال سے بہتر کارکردگی دکھائی۔

طلب کے پہلو سے دیکھا جائے تو جی ڈی پی کی نمو کو اصل سہارا ملکی صَرف میں اضافے سے ملا۔ معیشت میں صارفی اخراجات بڑھنے کے اسباب یہ تھے: کم مہنگائی، آمدنی کی بڑھتی ہوئی سطح، کاشت کاروں کے پاس بہتر سیالیت (زرِ اعانت کے پیکیج کی بنا پر) ، اور وسعت پذیر متوسط طبقے کی طرف سے بلند طلب۔ اس کے علاوہ ملکی طلب کو تعاون سرمایہ کاری سے ملا جس کا سبب دورانِ سال سی پیک اور انفراسٹرکچر کے سرکاری ترقیاتی منصوبوں پر بڑھی ہوئی توجہ ہے۔

[1] تھوک اور خردہ تجارت کے اضافہ ٔقدر میں نصف سے زائد حصہ اشیاسازی کی سرگرمیوں کا تھا۔ اس کے مقابلے میں زرعی تجارت کا حصہ 18 فیصد کے لگ بھگ ہے۔

2.2 زراعت

زرعی شعبے نے م س17ء کے سالانہ منصوبے میں مقررہ نمو کا ہدف حاصل کر لیا جس کا بنیادی سبب اہم فصلوں کی توقع سے بہتر کارکردگی ہے، م س17ء میں ان فصلوں کی نمو 4.1 فیصد رہی جبکہ م س16ء میں 5.5 فیصد کمی واقع ہوئی تھی (**جدول2.2**)۔ یہ بحالی بھی وسیع البنیاد ہے، مکئی اور گنّے کی فصل میں نمو دوہندسی ہوئی، جبکہ دیگر اہم فصلوں میں بھی بہتری آئی اگرچہ ان کی شرحِ نمو نسبتاً کم تھی (**جدول 2.3**)۔ فصلوں میں یہ بہتری مزید بڑھ سکتی تھی بشرطیکہ کپاس کی زیرِ کاشت اراضی میں کمی کا سامنا نہ ہوتا، اور ربیع کے سیزن میں موسم خشک نہ ہوتا۔ آخر میں، ذیلی شعبے گلّہ بانی نے، جو زرعی پیداوار کے نصف سے زائد حصے کا ذمہ دار ہے، زیرِ جائزہ مدت کے دوران اپنی رفتار برقرار رکھی۔

جدول 2.3: اہم فصلوں کی پیداوار
ملین ٹن، کپاس ملین گانٹھیں، نمو فیصد میں

				نمو	
	م س16ء	م س17ءہ	م س17ء	م س17ء	م س16ء
کپاس	9.9	14.1	10.7	−28.8	7.6
چاول	6.8	6.8	6.8	−2.9	0.7
گنّا	65.5	67.5	73.6	4.2	12.4
گندم	25.6	27.4	25.8	2.2	0.5
مکئی	5.3	4.6	6.1	6.8	16.3

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، ہ: ہدف

خام مال کی صورت حال

جولائی تا مارچ م س17ء کے دوران خام مال کی صورتحال تسلی بخش رہی۔ کھاد اور قرضے کے استعمال میں مستقلاً بہتری آئی، جبکہ ربیع 2016-17ء کے دوران پانی کی قلّت واحد رکاوٹ تھی جو اس عرصہ کے دوران سامنے آئی۔

آب پاشی کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ ربیع 2016-17ء کے دوران پانی کی دستیابی میں 10 فیصد کمی واقع ہوئی جو کہ بڑی حد تک انڈس ریور سسٹم اتھارٹی (ارسا) کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔[2] نہ صرف نہروں کا بہاؤ کم ہوا، بلکہ اکتوبر تا دسمبر کے دوران طویل خشک موسم سے بھی گندم کی اچھی فصل کے امکانات معدوم ہو گئے۔[3] پوٹھوہار میں بارش پر انحصار کرنے والے علاقوں میں گندم کے کاشت کاروں کو نمی میں کمی کا سامنا کرنا پڑا، تاہم بقیہ علاقوں کے کاشت کار زیرِ زمین پانی کھینچ لانے میں کامیاب رہے جس سے پانی کی مطلوبہ کمی کو پورا کیا گیا۔

[2] ماخذ: سپارکو
[3] ملک میں اِس سال ربیع کے سیزن میں بارشیں گذشتہ سال کے مقابلے میں 40 فیصد کم ہوئیں۔

م س17ء کے دوران کھاد کا استعمال بحال کرنے میں جن عوامل کا کردار رہا ان میں نقد زرِ اعانت کی مختلف اقسام، سیلز ٹیکس میں کٹوتی اور تیار کنندگان کی طرف سے نرخوں میں رضاکارانہ کمی شامل ہیں۔ ربیع 17-2016ء کے دوران یوریا اور ڈی اے پی کی فروخت میں گذشتہ سال کی نسبت بالترتیب 18.8 فیصد اور 11.1 فیصد اضافہ ہوا۔ کھاد کے نرخوں میں نمایاں کمی سے کاشت کاروں کو فائدہ ہوا (**باکس 2.1**)۔

باکس 2.1 : یوریا اور ڈی اے پی کے نرخوں میں کمی کا اہم فصلوں پر اثر

ہمارے تخمینوں کے مطابق جولائی تا مارچ م س17ء کے دوران اہم فصلیں اگانے والے ایک عام کاشتکار نے یوریا پر گذشتہ سال کی نسبت فی ہیکٹر 2,485 روپے بچت کی (**جدول 2.1.1**)۔ اسی کاشتکار نے ڈی اے پی کے معاملے میں اِس سال فی ہیکٹر 3,437 روپے بچائے۔ اگر ان تمام بچتوں کو یکجا کر لیا جائے اور م س17ء میں اہم فصلوں کا زیرِ کاشت رقبہ دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ ان کاشتکاروں نے گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں جولائی تا مارچ م س17ء کے دوران مجموعی طور پر 100 ارب روپے کی بچت کی۔

جدول 2.1.1 : کھاد کے نرخوں میں کمی سے ہونے والی بچت کا تخمینہ (جولائی تا مارچ)

	ڈی اے پی		یوریا	
	م س16ء	م س17ء	م س16ء	م س17ء
کھاد کی مقدار (فی ہیکٹر 50 کلو گرام کے تھیلوں کی تعداد) [1] (الف)	3.8	3.8	5.0	5.0
کھاد کی قیمت (50 کلو گرام کا ایک تھیلا روپے میں) [2] (ب)	3,494.8	2,589.0	1,903.4	1,392.8
کھاد کی لاگت (روپے فی ہیکٹر) (الف x ب)	13,361.8	9,924.8	9,482.6	6,997.8
فی ہیکٹر بچت (م س16ء اور م س17ء کا فرق)		**3,437.0**		**2,484.9**
مجموعی بچت–ڈی اے پی + یوریا (روپے فی ہیکٹر)				5,921.9
م س17ء میں اہم فصلوں کا زیرِ کاشت رقبہ				16.8
مجموعی فائدہ (ارب روپے)				**99.6**

[1] یہ اہم فصلوں کے لیے کھاد کا اوسط استعمال ہے، ان فصلوں کے رقبے کے لحاظ سے (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور اسٹیٹ بینک)

[2] یہ جولائی تا مارچ عرصہ کے لیے کھاد کی بہ وزن اوسط قیمت ہے۔

اس مدت کے دوران زرعی قرضے کی طلب مستحکم رہی۔ جولائی تا مارچ م س17ء کے دوران زرعی شعبے کے قرضوں کے خام اجرا میں گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت 22.7 فیصد اضافہ ہوا۔ اس عرصہ کے دوران پیداواری اور ترقیاتی دونوں طرح کے قرضوں میں 23.5 فیصد اور 14.2 فیصد کی قابلِ قدر نمو ہوئی۔ اِس سال زرعی قرضوں کو اضافی مہمیز ملنے کے اسباب یہ تھے: (الف) مستحکم شرحِ سود، اور (ب) زرعی مالکاری میں پہلی بار مائکرو فنانشیل اداروں (ایم ایف آئی) کی شمولیت۔

گندم

جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران گندم کی پیداوار 25.8 ملین ٹن رہی جو گذشتہ سال سے 0.5 فیصد زائد ہے۔ تاہم بوائی اور کونپل نکلنے کے نہایت اہم موقع پر موسم خشک ہو جانے کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ کارکردگی قابلِ تعریف ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا، بارش پر انحصار کرنے والے گندم کی کاشت والے علاقوں کو خاص طور پر نقصان اٹھانا پڑا۔ تاہم ان نقصانات کا ازالہ نہری پانی والے علاقوں میں گندم کی پیداوار بڑھنے سے ہو گیا، کھاد کا اضافی استعمال اور زیرِ زمین پانی کھینچ نکالنے کو اس کا سبب قرار دیا جاسکتا ہے۔

شکل 2.1: گندم کے ذخائر - اپریل

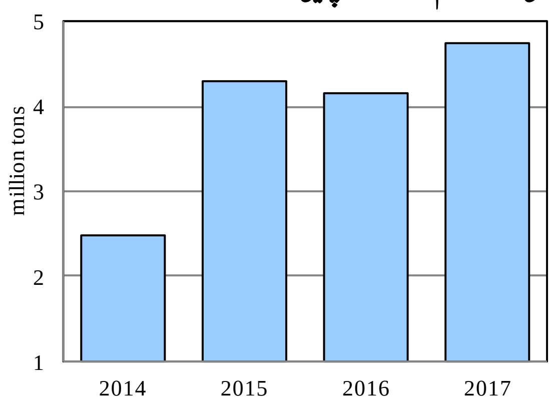

Data source: Provincial Food Departments

جیسا کہ ماضی قریب میں رجحان رہا ہے، گندم کی سرکاری قیمت بلند ہونے سے یہ فصل نہایت منافع بخش ہوتی رہی ہے اور اس کے نتیجے میں پیداوار اضافی ہو جاتی ہے۔ گندم کا ملکی استعمال اوسطاً سالانہ 24.5 ملین ٹن ہے [4] چنانچہ ملک میں 1.3 ملین ٹن گندم بچے گی۔ دوسری طرف پچھلی فصلوں کی بچی ہوئی غیر فروخت شدہ گندم کا ذخیرہ اپریل م س 17ء تک بڑھ کر 4.8 ملین ٹن تک جا پہنچا ہے، یہ گذشتہ سال کے اپریل کے مقابلے میں 15.7 فیصد زائد ہے (**شکل 2.1**)۔

شکل 2.2: گندم کی قیمت اور برآمدات

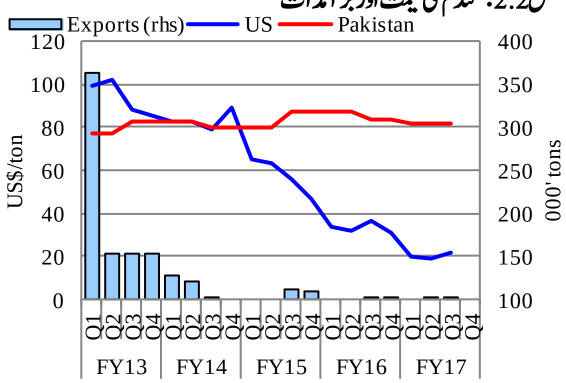

Data source: Pakistan Bureau of Statistics; World Bank; State Bank of Pakistan

[4] ماخذ: فارن ایگریکلچر سروس، امریکی محکمہ زراعت

اس سال کی بمپر فصل پہلے سے موجود بڑے ذخائر میں اضافہ کردے گی جبکہ گندم کی بر آمد کے امکانات بھی روشن نہیں ہیں۔ مناسب بر آمدی زرِ اعانت دیے بغیر گندم بر آمد کرنا غیر معقول معلوم ہوتا ہے کیونکہ ملکی اور بین الاقوامی منڈی کے نرخوں کا فرق اس مرحلے پر سازگار نہیں (**شکل 2.2**)۔

شکل 2.3 : شکر کی پیداوار

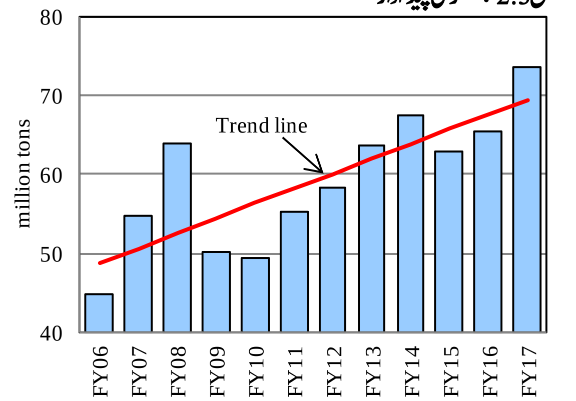

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

گنّا

م س 17ء میں پاکستان نے ریکارڈ مقدار میں گنّا پیدا کیا۔ مجموعی طور پر 73.6 ملین ٹن پیداوار ہوئی جو 67.4 ملین ٹن کے سالانہ ہدف، اور گذشتہ سال کی پیداوار 65.5 ملین ٹن دونوں سے خاصی زیادہ ہے(**شکل 2.3**)۔

حالیہ برسوں میں گنّے کی فصل کو کپاس پر جو فوقیت ملی ہے اس کا سبب اس کی نفع یابی اور کیڑوں اور موسمی سختی سے مزاحمت کی صلاحیت ہے۔ اس کے نتیجے میں گنّے کی زیر کاشت اراضی بڑھ گئی ہے اور کپاس کی گھٹ گئی ہے۔ گنّے کی زیرِ کاشت اراضی گذشتہ سیزن سے 7.6 فیصد بڑھ گئی جبکہ کپاس کا زیرِ کاشت رقبہ 14.2 فیصد کم ہوگیا۔ گنّے کی یافت میں م س 17ء کے دوران 4.5 فیصد اضافے نے بھی اس ریکارڈ پیداوار میں اپنا حصہ ڈالا۔

گنّے کی پیداوار میں اس اضافے کے شکر کی صنعت کے لیے براہِ راست مضمرات ہیں۔ مثال کے طور پر شکر کے جو ذخائر گذشتہ سال اپریل میں 3.7 ملین ٹن تھے، وہ اپریل م س 17ء میں خاصے بڑھ کر 5 ملین ٹن تک جا پہنچے۔

تاہم شکر کی صنعت اضافی ذخائر موجود ہونے سے بر آمدی مواقع استعمال نہیں کر سکی (**شکل 2.4**)۔ جون 2016ء سے مارچ 2017ء تک عالمی منڈی میں شکر کے نرخ بلند رہے۔ پاکستان مقدار کی تحدیدات اور قلیل وقت کے باعث اُس وقت شکر بر آمد نہیں کر سکا تھا حالانکہ اس کے پاس خاصے ذخائر بھی تھے اور پیداوار بھی ریکارڈ ہوئی تھی۔ حال ہی میں گنّے کی بھرپور فصل کی خبریں آنے کے بعد عالمی منڈی میں شکر کے نرخ گر گئے ہیں۔ اس کے نتیجے میں پاکستانی بر آمد کنندگان کے لیے منافع کا مارجن چند ماہ قبل کی نسبت اب خاصا گھٹ گیا ہے۔

2.3 صنعت

صنعت کی نمو اس سال کے ہدف اور گذشتہ سال کی سطح دونوں سے پیچھے رہی جس کا سبب ذیلی شعبوں کان کنی اور کوہ کنی (قدرتی گیس میں کمی کی وجہ سے، جو کان کنی کے شعبے میں تقریباً 66 فیصد تناسب کی مالک ہے)، اور بجلی کی پیداوار اور تقسیم، اور گیس کی تقسیم میں ہونے والی کمی تھی۔ ان شعبوں نے گذشتہ سال کی صنعتی نمو میں تقریباً ایک تہائی حصہ ادا کیا تھا، تاہم اس سال وہ اپنی رفتار برقرار نہیں رکھ سکے (**جدول 2.4**)۔ اسی طرح تعمیرات میں نمو معتدل ہوگئی ہے، تاہم یہ متوقع بھی تھا کیونکہ اس ذیلی شعبے نے گذشتہ سال 14.6 فیصد کی مستحکم نمو حاصل کرلی تھی۔ اس کے برعکس اشیا سازی نے گذشتہ سال سے نمایاں بہتری دکھائی ہے جس میں بنیادی اثر شکر کی زائد پیداوار کا ہے۔[5]

شکل 2.4 : شکر کی برآمدات– موقع ضائع ہوگیا

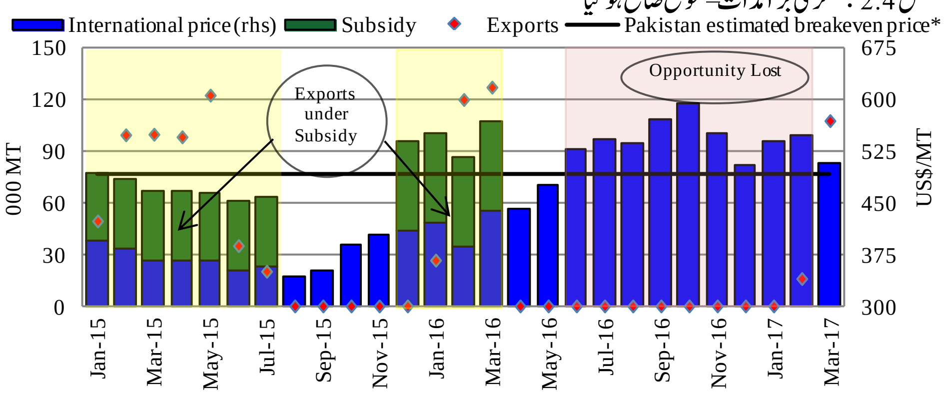

*10% sugar recovery rate, cost of sugarcane at indicative price and 15% overheads are assumed for calculation of break-even price

Data source: MNFSR; USDA; PBS and SBP's calculations

بڑے پیمانے کی اشیا سازی

بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران سال بسال 5.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصہ میں 4.6 فیصد ہوئی تھی (**جدول 2.5**)۔[6] جیسا کہ پہلے بتایا گیا، اس نمو کو مہمیز دینے میں غذائی صنعت (خصوصاً شکر) کا بڑا حصہ ہے، تاہم دوا سازی، برقی

[5] شکر کو منہا کر کے، بڑے پیمانے کی اشیا سازی نے م س 17ء کے دوران 2.8 فیصد نمو حاصل کی جبکہ م س 16ء میں یہ 4.8 فیصد تھی۔

[6] قومی آمدنی حسابات کے مطابق م س 17ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو 4.9 فیصد ہے (جو گذشتہ سال 2.9 فیصد تھی)۔

مصنوعات، اور فولادسازی جیسی صنعتوں نے بھی نمایاں بہتری دکھائی۔ بڑے پیمانے کی اشیاسازی کو اپنی نمو کی رفتار بڑھانے میں جن چیزوں نے مدد دی وہ یہ ہیں: توانائی کی بہتر رسد (کارگزاری کو سہارا دیتی ہوئی)، تاریخی لحاظ سے بہت پست پالیسی ریٹ (سستے قرضوں کی دستیابی کو سہل بناتے ہوئے)، سلامتی کی بہتر صورتحال، اور بڑے پیمانے پر تعمیراتی سرگرمیاں (جن سے منسلک صنعتوں کو بھی تحریک ملی)۔

جدول2.4 : صنعت میں نمو

تناسب اور نمو فیصد میں، حصہ فیصدی درجوں میں

	جی ڈی پی میں حصہ	نمو م س16ء	نمو م س17ء	نمو م س17ءہ	صنعت کی نمو میں حصہ م س16ء	صنعت کی نمو میں حصہ م س17ء
کان کنی اور کوہ کنی	2.9	6.9	1.3	7.4	1.0	0.2
اشیاسازی	13.4	3.7	5.3	6.1	2.4	3.4
بڑے پیمانے کی اشیاسازی	10.7	2.9	4.9	5.9	1.6	2.5
چھوٹے پیمانے کی اشیاسازی	1.8	8.2	8.2	8.2	0.7	0.7
مذبح	0.9	3.6	3.6	3.7	0.2	0.2
بجلی سازی اور تقسیم، اور گیس کی تقسیم	1.8	8.4	3.4	12.5	0.7	0.3
تعمیرات	2.7	14.6	9.0	13.2	1.7	1.1
صنعت	**20.9**	**5.8**	**5.0**	**6.4**	**5.8**	**5.0**

ہ: ہدف، ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو میں بہتری بعض شعبوں کو درپیش ضوابطی دشواریوں کے باوجود ہوئی۔ مثال کے طور پر: (الف) م س17ء کے بجٹ میں سگریٹ کی فروخت پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی بڑھنے کے بعد سگریٹ کی صنعت میں مزید سکڑاؤ آیا، (ب) 'اپنا روزگار اسکیم' کے خاتمے کے بعد گاڑیوں کی صنعت (خصوصاً ہلکی گاڑیوں کا زمرہ جس میں پیداوار کم ہوئی) میں گذشتہ سال کی نسبت سست نمو ہوئی، (ج) کھاد کی صنعت میں بھاری ذخائر کی موجودگی، سال کے آغاز پر زرِ اعانت کے پروگرام کے حوالے سے غیر یقینی کیفیت، برآمد میں تاخیر[7]، ان تمام چیزوں نے کھاد کی صنعت کی نمو محدود کردی، (د) اعلیٰ معیار کے ایندھن (رون 92) کی ملکی منڈی میں فروخت کے لیے ضابطہ متعارف کرائے جانے کا ریفائنریوں کی پیداوار پر منفی اثر پڑا کیونکہ اکثر فریقوں کو استعداد اور ٹیکنالوجی کی کمی کا سامنا تھا، اور (ہ) نباتی گھی اور خوردنی تیل کے معاملے میں پہلے سے موجود (گذشتہ سال سے جمع شدہ) ذخائر کے دباؤ کے علاوہ بین الاقوامی منڈی میں پام آئل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ نے شعبے کی پیداوار کم کردی۔ تجزیہ بلحاظ صنعت حسبِ ذیل ہے:

[7] اگرچہ حکومت نے م س17ء کی دوسری ششماہی میں 0.3 ملین ٹن یوریا برآمد کرنے کی کچھ عرصہ کے لیے اجازت دیدی تھی تاہم برآمدات کے لیے لاجسٹک سہولتوں کی غیر موجودگی اور بلند ملکی پیداواری لاگت نے برآمدات کو مشکل بنادیا۔

غذا

جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران غذائی شعبے کی کارکردگی میں خاصی بہتری آئی، یہ گذشتہ سال کی 3.2 فیصد نمو کے مقابلے میں 9.6 فیصد کی شرح سے بڑھا۔ اس نمو میں شکر کی پیداوار میں اضافے نے اہم کردار ادا کیا (**شکل 2.5**)۔

شکر کی صنعت کو جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران 29.3 فیصد کی شاندار نمو حاصل ہوئی جبکہ گذشتہ سال اس مدت میں نمو 2.9 فیصد رہی تھی۔ عمدہ نمو کے اسباب یہ تھے: گنّے کی بمپر فصل، ملکی بڑھی ہوئی قیمتیں (شکر کی عالمی قیمتوں کی پیروی میں)، سازگار موسم، اور مل مالکان کی جانب سے کچل کاری کا بروقت آغاز۔ شکر کی ذیلی مصنوعات سے بجلی بنانے کی اجازت ملنے سے شکر ساز اداروں کو نہ صرف یہ ترغیب ملی کہ وہ پیداوار بڑھائیں بلکہ اس کے نتیجے میں صنعت نے کمرشل بینکوں سے بھاری قرضے بھی لیے (تفصیل کے لیے **باب 3**)۔[8]

دوسری طرف سگریٹ کی پیداوار میں کمی کا رجحان

جدول 2.5 : بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں سال بسال نمو، جولائی تا مارچ م س 17ء

نمو فیصد میں، نمو میں حصہ فیصدی درجوں میں

		سال بسال نمو		نمو میں حصہ	
	وزن	م س 16ء	م س 17ء	م س 16ء	م س 17ء
بڑے پیمانے کی اشیا سازی	**70.3**	**4.6**	**5.1**		
ٹیکسٹائل	20.9	0.7	0.8	0.19	0.22
سوتی دھاگہ	13	1.5	0.8	0.29	0.14
سوتی کپڑا	7.2	0.4	0.5	0.04	0.05
پٹ سن مصنوعات	0.3	−36.7	−7.9	−0.12	−0.02
غذا	12.4	3.2	9.6	0.72	2.1
شکر	3.5	2.9	29.3	0.24	2.46
سگریٹ	2.1	−8.3	−42.5	−0.19	−0.86
نباتی گھی	1.1	6.1	2.7	0.08	0.04
خوردنی تیل	2.2	6.1	2.0	0.21	0.07
مشروبات	0.9	5.0	18.1	0.12	0.45
پیٹرولیم مصنوعات	5.5	2.4	−0.3	0.15	−0.02
فولاد	5.4	−7.5	16.6	−0.28	0.56
غیر دھاتی معدنیات	5.4	10.3	7.1	1.03	0.75
سیمنٹ	5.3	10.5	7.2	1.04	0.75
گاڑیاں	4.6	23.5	11.3	1.27	0.72
جیپ اور کاریں	2.8	29.7	4.7	0.81	0.16
کھاد	4.4	16	1.3	0.87	0.08
دواسازی	3.6	6.8	8.7	0.54	0.71
کاغذ	2.3	−2.9	5.1	−0.1	0.17
برقی مصنوعات	2	−5.3	15.3	−0.09	0.23
کیمیکلز	1.7	10.2	−2.2	0.24	−0.05
چمڑا مصنوعات	0.9	10.1	−18	0.19	−0.35
بڑے پیمانے کی اشیا سازی ماسوائے شکر	**66.8**	**4.8**	**2.8**	--	--

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

[8] جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران شکر سازی بڑھنے کے ساتھ ساتھ ذیلی مصنوعات (باگاس) سے بجلی کی پیداوار سالانہ بنیاد پر 63.4 فیصد بڑھ گئی (359 گیگاواٹ گھنٹہ سے 586 گیگاواٹ گھنٹہ)۔

شکل 2.5: شکر کی پیداوار جولائی تا مارچ کے دوران

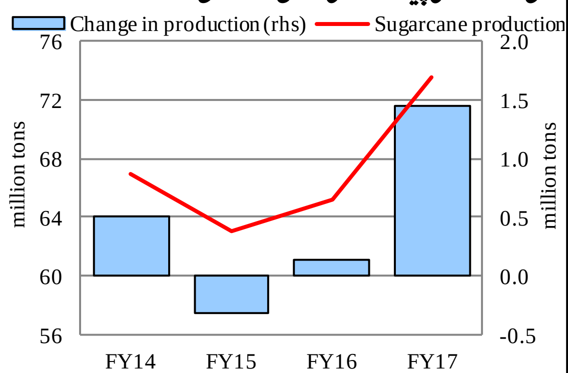

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.6: سگریٹ کی پیداوار کا رجحان (جولائی - مارچ)

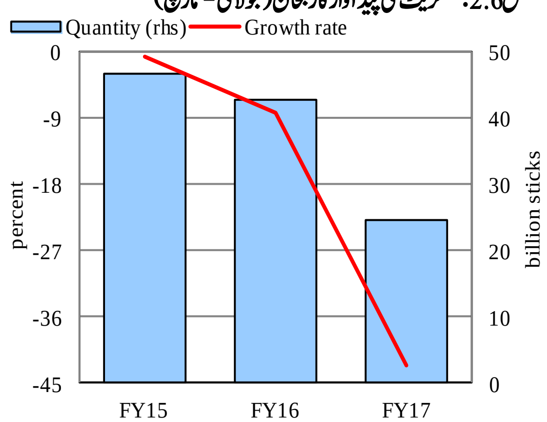

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

جاری رہا جس کا سبب م س 17ء کے بجٹ میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ اور مسابقتی مصنوعات کی اسمگلنگ ہے۔ ان عوامل نے سگریٹ کی دستاویزی پیداوار کو جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران 42.5 فیصد کی تیز رفتار کمی پر مجبور کر دیا جبکہ م س 16ء کی اسی مدت میں 8.3 فیصد کمی دیکھی گئی تھی (**شکل 2.6**)۔

نباتی گھی اور خوردنی تیل کی اشیا سازی بھی اپنی گذشتہ برس کی رفتار برقرار نہیں رکھ سکی، پام آئل (جو اس صنعت کا بنیادی خام مال ہے) کے بین الاقوامی نرخوں میں حالیہ اتار چڑھاؤ نے پیداوار کے فیصلوں کو بے یقینی کا شکار کر دیا۔ نیز، معیار کے حوالے سے ضوابطی پابندیاں بھی تیل اور گھی کے بہت سے پیداواری یونٹوں کی سرگرمیاں معطل کرنے کا سبب بنیں۔[9]

فولاد

زیرِ جائزہ عرصہ میں تعمیراتی سرگرمیوں میں زبردست نمو نے فولاد کے شعبے کو بھی 16.6 فیصد کی قابلِ ذکر نمو دلانے میں مدد دی جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 7.5 فیصد سکڑاؤ آیا تھا (**جدول 2.5** اور **شکل 2.7**)۔ چین

[9] نومبر 2016ء کے دوران پنجاب فوڈ اتھارٹی نے تعفّن (بدبو)، وٹامن اے کی عدم موجودگی، اور مصنوعی ذائقے اور دیگر تیزابی خواص کی شمولیت کی بنا پر تیل اور گھی کے بہت سے برانڈز انسانی استعمال کے لیے ناموزوں قرار دے دیے تھے۔

سے سستی فولادی مصنوعات کی درآمد کارگر ثابت ہوا، اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کے اثرات بھی ظاہر ہونے لگے۔[10]

توانائی کی بہتر رسد اور فولاد کی بین الاقوامی قیمتوں میں کچھ بحالی آنے سے بھی اس صنعت کو مزید سہارا ملا۔[11] ان مثبت تبدیلیوں کی بنا پر صنعت نے کفایتِ حجم بڑھائی، بلند منافع کمایا،[12] اور توسیعی منصوبوں پر کام کیا۔[13] یہ صنعت اس بات کے لیے کوشاں ہے کہ مستقبل میں درآمدی خام مال پر اپنا انحصار کم کرے، اور موثر بہ لاگت ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کرے چنانچہ اس کی مستحکم نمو کے لیے بنیاد فراہم ہو جائے گی۔

شکل 2.7: نجی فولاد سازی کا رجحان

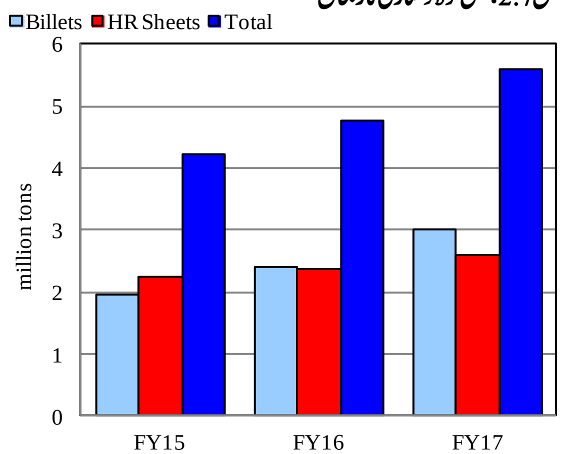

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

برقی مصنوعات

برقی مصنوعات کا شعبہ بھی جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران صورتحال کو یکسر تبدیل کرنے میں کامیاب رہا اور اس نے 15.3 فیصد نمو حاصل کی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصہ میں 5.3 فیصد کمی آئی تھی۔ پائیدار صارفی اشیا مثلاً ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر اور برقی پنکھوں نے اس شعبے کی بہتر کارکردگی میں اپنا کردار ادا کیا۔

برقی مصنوعات کی شہری علاقوں میں طلب کو مہمیز دینے میں بجلی کی بہتر دستیابی اور صارفی مالکاری کی سطح بڑھنے سے سہارا ملا۔[14] دریں اثنا کاشت کاروں کی بہتر قوتِ خرید سے دیہی علاقوں میں بھی فروخت بڑھی۔ استعداد بڑھانے کی جاری سرگرمیوں سے اگلے مہینوں میں اس شعبے کی نمو میں مزید اضافے کی توقع ہے۔[15]

---

[10] فروری 2017ء کے اوائل میں نیشنل ٹیرف کمیشن نے فولادی مصنوعات (مثلاً گیلوانائزڈ اسٹیل کوائل اور شیٹ) کی درآمد پر 6 فیصد سے 40.5 فیصد تک اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی عائد کردی۔

[11] آخر ستمبر 2016ء کے مقابلے میں آخر مارچ 2017ء تک فولاد کی بین الاقوامی قیمتیں 27 فیصد سے زائد بڑھ چکی ہیں (ماخذ: بلوم برگ)۔

[12] فولاد ساز اداروں کا خام منافع اوسطاً 15 فیصد سے 20 فیصد تک بڑھ گیا (ماخذ: کمپنی حسابات)۔

[13] نجی فولاد ساز ادارے پیداواری صلاحیت بڑھانے پر بھاری سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ اگلے دو سے تین سال میں پیداواری صلاحیت تقریباً 50 فیصد بڑھ جائے گی (ماخذ: کمپنی حسابات)۔

دواسازی

صنعتِ دواسازی کی مستقل مستحکم کارکردگی میں کئی عوامل کارفرما ہیں، مثلاً صحت کے شعبے پر حکومت کی زیادہ توجہ،[16] نئی مصنوعات کی آمد (مثال کے طور پر پنجاب میں روٹا وائرس ویکسین متعارف کرائی گئی)،[17] اور حال میں ڈرگ پرائسنگ پالیسی کا اعلان کیا گیا (جس کا مقصد جعلسازی کی روک تھام اور کاروباری اداروں کی شفافیت بہتر بنانا ہے)۔ چنانچہ دواسازی کی صنعت نے گذشتہ سال کی عمدہ کارکردگی (6.8 فیصد) سے آگے بڑھ کر جولائی تا مارچ م س17ء کے دوران 8.7 فیصد نمو حاصل کی۔

گاڑیاں

گاڑیوں کی صنعت نے گذشتہ سال کی 23.4 فیصد نمو میں اس سال 11.3 فیصد کا اضافہ کر لیا۔ نمو میں یہ کمی اپنا روز گار اسکیم کے خاتمے کے پیش نظر اگرچہ متوقع تھی تاہم کئی عوامل نے نمو کی رفتار مستحکم رکھنے میں مدد دی۔

ان میں سب سے اہم سی پیک کے تحت انفراسٹرکچر سے متعلق منصوبوں کی تعداد میں اضافہ ہے (اور شہروں کی طرف منتقلی کے رجحان کی بنا پر تعمیراتی سرگرمیاں ہیں) جس کے باعث ٹرکوں اور بسوں کی پیداوار میں بالترتیب 39.3 فیصد اور 19.7 فیصد سال بسال نمو ہوئی جو کافی بلند ہے (**جدول 2.6**)۔

---

[14] جولائی تا مارچ م س17ء کے دوران بجلی کی پیداوار 4.4 فیصد سال بسال بڑھ گئی۔

[15] نومبر 2016ء میں ترک کمپنی ارجیلک اے ایس نے گھریلو آلات کا برانڈ ڈالینس 243 ملین ڈالر میں خرید لیا اور وہ استعداد بڑھانے کے لیے لگ بھگ 50 ملین ڈالر سرمایہ کاری پر غور کر رہی ہے۔

[16] تیسری سہ ماہی کے اختتام تک نیشنل ہیلتھ سروسز، ریگولیشن اینڈ کو آرڈی نیشن ڈویژن کی طرف سے جاری کردہ رقوم 21 ارب روپے ہیں جبکہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 13.5 ارب روپے جاری کیے گئے تھے۔ اس کے علاوہ م س16ء کی تیسری سہ ماہی تک حکومت مختص رقم (20.7 ارب روپے) کا تقریباً 65 فیصد صحت کی خدمات پر خرچ کر چکی تھی۔ اِس سال مختص رقم (25 ارب روپے) نہ صرف زیادہ ہے بلکہ زیادہ تیزی سے خرچ بھی کی جا رہی ہے۔ تیسری سہ ماہی کے اختتام پر لگ بھگ 84 فیصد مختص رقم خرچ کی جا چکی ہے۔

[17] حکومت پنجاب نے جنوری 2017ء میں امیونائزیشن کے توسیعی پروگرام میں روٹا وائرس ویکسین کو معمول کے شیڈول میں شامل کیا۔

دوسرے، کاشت کاروں کی نسبتاً بلند قوتِ خرید (بہ سبب اجناس کے بہتر نرخ، بہتر یافت اور کسان پیکیج جیسے معاون منصوبے) اور ٹریکٹر پر سیلز ٹیکس میں کمی کا نتیجہ ٹریکٹر کی طلب بڑھنے کی صورت میں نکلا جو جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران 74.2 فیصد بڑھ گئی۔[18] یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ ملکی تیار کنندگان بھی برآمدات کی طرف اپنا رجحان دکھانے لگے ہیں۔[19] اگرچہ اس کی مقدار فی الحال معمولی ہے، تاہم یہ پیش رفت اپنی منڈیوں کو متنوّع بنانے کی طویل مدتی حکمت عملی میں خوش آئند تبدیلی کی آئینہ دار ہے۔

جدول 2.6 : گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت

گاڑیاں	جولائی تا مارچ م س 16ء		جولائی تا مارچ م س 17ء		فیصد نمو	
	پیداوار	فروخت	پیداوار	فروخت	پیداوار	فروخت
مسافر کاریں	**137,067**	**137,206**	**143,317**	**139,300**	**4.6**	**1.5**
ماسوائے اپنا روزگار اسکیم	111,830	111,858	127,893	124,362	14.4	11.2
ٹرک	**3,940**	**3,751**	**5,489**	**5,321**	**39.3**	**41.9**
بسیں	**746**	**700**	**893**	**853**	**19.7**	**21.9**
ہلکی گاڑیاں، وین اور جیپ	**30,150**	**29,692**	**19,449**	**19,038**	**-35.5**	**-35.9**
ماسوائے اپنا روزگار اسکیم	4,813	4,344	5,237	5,050	8.8	16.3
ٹریکٹر	**21,942**	**22,169**	**37,938**	**38,620**	**72.9**	**74.2**
موٹر سائیکل اور تین پہیے والی گاڑی	**998,040**	**993,336**	**1,211,454**	**1,207,988**	**21.4**	**21.6**

ماخذ: پاکستان آٹوموبائلز مینوفیکچرز ایسوسی ایشن

گاڑیوں کی صنعت کئی معاون عوامل کی موجودگی کے باعث مستقبل میں اپنی نمو برقرار رکھ سکتی ہے، وہ عوامل یہ ہیں: پاکستان کا موٹرائزیشن ریٹ نسبتاً پست ہے،[20] صرف کی سطح (نمو پذیر حقیقی آمدنی کی بنا پر) بڑھ رہی ہے، کارمالکاری کا حجم بڑھ رہا ہے (نہایت پست شرحِ سود کی مدد سے)،[21] اور آٹوموٹیو ڈیولپمنٹ پالیسی 21-2016ء میں دی گئی ترغیبات کی بنا پر نئے تیار کنندگان کی آمد متوقع ہے۔

---

[18] م س 17ء کے وفاقی بجٹ میں ٹریکٹر پر سیلز ٹیکس 10 فیصد سے گھٹا کر 5 فیصد کر دیا گیا تھا۔

[19] ملّت ٹریکٹرز نے افریقہ اور مشرقِ وسطیٰ کو برآمد شروع کر دی ہے جہاں اچھی قیمت اور معیار کی بنا پر اس کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔

[20] پاکستان کا موٹرائزیشن ریٹ (فی ہزار باشندوں کے لیے کاروں کی تعداد) 16 ہے، جبکہ بھارت کا 22، افغانستان کا 47، سری لنکا کا 50، انڈونیشیا کا 83 اور چین کا 102 ہے (ماخذ: انٹرنیشنل آرگنائزیشن آف موٹر وہیکل مینوفیکچررز)۔

[21] جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران صارفی کارمالکاری 23.4 فیصد بڑھی، جبکہ گذشتہ سال اس میں 20.4 فیصد نمو ہوئی تھی۔

شکل 2.8: آسٹریلوی کوئلے کی بین الاقوامی قیمتیں

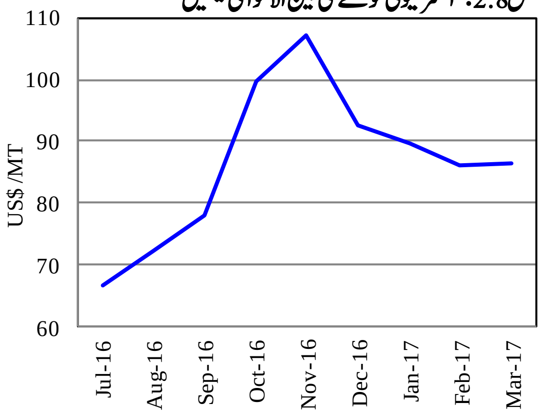

Data source: Bloomberg

سیمنٹ

سیمنٹ کے شعبے کی پیداواری سرگرمیوں میں جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران بھی تیزی رہی اور 7.2 فیصد نمو حاصل کی، جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں 10.5 فیصد کی بلند نمو ہوئی تھی۔ ملکی فروخت (جو سال بسال 10.9 فیصد بڑھی) میں اضافے کا سبب نجی شعبے میں جاری تعمیراتی سرگرمیاں اور سی پیک سے متعلق (اور دیگر) انفرا سٹرکچر منصوبوں پر سرکاری اخراجات ہیں، جنہوں نے گرتی ہوئی برآمدات کے منفی اثرات نہ صرف زائل کیے بلکہ مثبت نمو کا بھی سبب بنے۔[22]

پست تقسیمی لاگت، کوئلے کی گرتی ہوئی عالمی قیمتوں (**شکل 2.8**) ، اور ویسٹ ہیٹ ریکوری یونٹس کے ذریعے بجلی کی پیداوار بڑھنے سے سیمنٹ کی صنعت کو مزید سہولت ملی۔[23،24] اس تناظر میں استعداد بڑھانے کے مجوزہ منصوبے اس بات کا اشارہ دیتے ہیں کہ سیمنٹ کی صنعت نمو پذیر صلاحیت بڑھانے کی طرف گامزن ہے۔[25] گرتی ہوئی برآمدات کو روکنے اور منصوبہ جاتی توسیع برقرار رکھنے کے لیے سیمنٹ ساز ادارے نئی منڈیاں (مثلاً فلپائن اور سری لنکا) تلاش کر رہے ہیں۔

---

[22] بارڈر مینجمنٹ سسٹم کے نفاذ اور چند دیگر مسائل سے سیمنٹ کی نقل و حمل میں ہونے والی تاخیر کے سبب (جس سے شیلف لائف کم ہوگئی) افغان خریداروں کو بھارتی اور ایرانی سیمنٹ کی طرف رجوع کرنا پڑا ہے۔ سیمنٹ کی مجموعی برآمد جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران سال بسال 14.8 فیصد گر گئی ہے۔

[23] آسٹریلوی کوئلے کی قیمتیں نومبر 2016ء میں 107.2 ڈالر فی میٹرک ٹن تک بڑھنے کے بعد گرنا شروع ہوئیں اور اب وہ 85 ڈالر کے آس پاس ہیں۔

[24] سیمنٹ ساز ادارے ویسٹ ہیٹ ریکوری پلانٹس پر بھاری سرمایہ لگا رہے ہیں، ویسٹ ہیٹ ریکوری سے ایندھن کا خرچ اوسطاً لگ بھگ 40 فیصد گھٹ جاتا ہے (ماخذ: کمپنی حسابات)۔

[25] اس صنعت کا اگلے تین سال کے دوران اپنی سالانہ پیداواری صلاحیت 24 ملین ٹن (52 فیصد) تک بڑھانے کا منصوبہ ہے۔

ٹیکسٹائل

ٹیکسٹائل کا شعبہ جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران 0.8 فیصد کی واجبی نمو حاصل کر پایا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصہ میں 0.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ زبردست ملکی طلب نے گرتی ہوئی برآمدات کی تلافی کا سلسلہ جاری رکھا۔[26] حکومت کی طرف سے حال میں اعلان کردہ برآمدی پیکیج کے کارکردگی پر اثرات کچھ عرصہ بعد ظاہر ہوں گے۔ اس شعبے کو فعال کرنے اور مصنوعات کی برآمدی صلاحیت بڑھانے کے لیے یہ اقدامات ناگزیر ہیں: بی ایم آر میں موزوں سرمایہ کاری، اضافہ ٔقدر کی حامل مصنوعات پر توجہ مرکوز رکھنے کی کوششیں، اور آپریشنل کارگزاری بہتر بنانے پر مزید توجہ۔

ذیلی شعبہ پٹ سن میں سکڑاؤ کا سلسلہ جاری رہا، جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران اس میں 7.9 فیصد منفی نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 36.7 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ بنگلہ دیش سے خام مال کی درآمد پر سابقہ پابندی نے پیداواری چکّر کو متاثر کیے رکھا۔ تشویش ناک بات یہ ہے کہ باقی بچنے والی دس میں سے صرف پانچ ملیں اس وقت کام کر رہی ہیں، کئی مالی رکاوٹیں اس کا سبب ہیں۔ مذکورہ بالا پابندی کے حال میں اٹھائے جانے سے اس شعبے کو کچھ اطمینان ملے گا۔ تاہم سستے متبادل کی موجودگی میں، درآمدی خام مال پر انحصار اور ناکارہ ٹیکنالوجی پٹ سن کی ملکی صنعت کی بحالی میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔[27]

کھاد

کھاد کے اداروں کو گیس کی بہتر دستیابی کے باوجود جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران پیداوار کم رہی (1.3 فیصد بڑھی جبکہ گذشتہ سال 16.0 فیصد بڑھی تھی)۔[28] رعایتی نرخوں پر بھاری استعمال بھی جمع شدہ رسد کی افراط کو کم نہ کر سکا (**شکل 2.9**)۔[29,30] دوسری طرف،

[26] اس شعبے کی گرتی ہوئی برآمدات کا سبب تحقیق و ترقی کا نہ ہونا اور پست اضافہ ٔقدر والی مصنوعات پر انحصار کرنا ہے، جو جمود کا سبب بن رہا ہے۔

[27] پٹ سن کی بوری اپنے متبادل (مثلاً پولی پروپائلین / پولی اتھائلین) کے مقابلے میں مہنگی پڑتی ہے، اگر 100 کلوگرام گنجائش کا پلاسٹک کا تھیلا 60 روپے میں ملتا ہے تو اتنی ہی بڑی پٹ سن کی بوری 100 روپے سے زیادہ کی ہوتی ہے۔

[28] ایل این جی کی بڑھی ہوئی درآمد (جس میں سال بسال 144.0 فیصد نمو ہوئی) کی بنا پر اور ملکی ذرائع سے رعایتی گیس کی رسد کے تسلسل کے باعث (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

[29] عالمی منڈی میں یوریا کا نرخ تقریباً 250 ڈالر فی ٹن ہے جو مقامی طور پر تیار کردہ یوریا کی قیمت (یعنی 320 ڈالر فی ٹن) سے کافی کم ہے۔

[30] مارچ 2017ء کے اختتام پر یوریا کا اسٹاک تقریباً 1.5 ملین ٹن ہے (ماخذ: این ایف ڈی سی)۔

بین الاقوامی منڈی میں کھاد کی قیمتوں میں پایا جانے والا تنوّع، پیداوار کی بلند لاگت،اور برآمدات کے لیے لاجسٹک اور انفراسٹر کچر کی قلّت نے کھاد ساز اداروں کو حکومت کی طرف سے مہیا کیے گئے برآمدی مواقع استعمال کرنے سے روک رکھاہے۔[31]

شکل 2.9 : جولائی تامارچ کے دوران کھاد کا استعمال

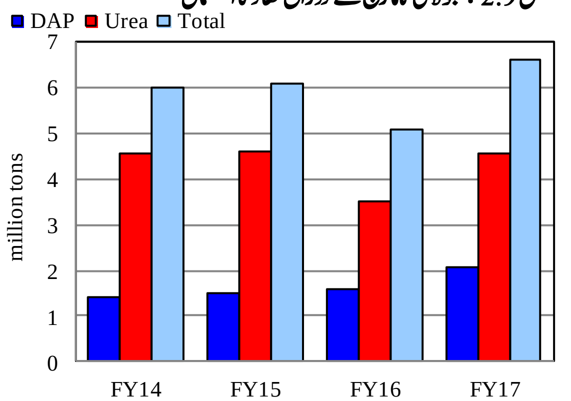

Data source: National Fertilizer Development Center

<u>پیٹرولیم مصنوعات</u>

رون 92 گریڈ پیٹرولیم کی ملکی مارکیٹ میں فروخت کے لیے ضابطے کے نفاذ کے بعد پیٹرولیم کی صنعت کی نمو پر جمود آگیا کیونکہ اکثر ملکی ادارے اعلیٰ معیار کی پیٹرولیم مصنوعات تیار نہیں کرتے۔[32] چنانچہ جولائی تامارچ م س 17ء کے دوران شرحِ نمو میں واجبی 0.3 فیصد کمی ہوگئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصہ میں یہ 2.4 فیصد تھی۔ اس کے نتیجے میں طلب اور رسد کے مابین پیدا ہونے والے اور بڑھتے ہوئے فرق کو پُر کرنے کے لیے درآمد پر انحصار بڑھ گیا۔[33]

2.4 خدمات

مجموعی جی ڈی پی میں شعبہ خدمات نے اپنا حصہ مزید مستحکم کیا اور م س 17ء میں 6.0 فیصد کی نمو حاصل کی جو گذشتہ سال 5.5 فیصد رہی تھی (**جدول 2.1** اور **جدول 2.7**)۔

[31] قبل ازیں حکومت نے 300 ہزار ٹن یوریا آخر اپریل 2017ء تک برآمد کرنے کی اجازت دی تھی تاہم اب تک صرف 3 ہزار ٹن برآمد کی جاسکی ہے۔

[32] تیل صاف کرنے کے بیشتر ملکی کارخانے رون 90 پریمیم موٹر گیس (پی ایم جی) بناتے ہیں۔ بلند معیار کا ایندھن بنانے کی غرض سے متعلقہ ٹیکنالوجی کے حصول کے لیے خطیر سرمائے کی ضرورت ہے۔

[33] جولائی تامارچ م س 17ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد گذشتہ سال کے اسی عرصہ کے مقابلے میں 29.2 فیصد بڑھ گئی (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

سب سے بڑے ذیلی شعبے تھوک اور خردہ تجارت (خدمات میں 31 فیصد حصہ) کی کارکردگی خاص طور پر حوصلہ افزا تھی، گذشتہ سال کی 4.3 فیصد نمو کو آگے بڑھاتے ہوئے م س17ء میں اس نے 6.8 فیصد نمو حاصل کی۔ اس ذیلی شعبے کو مہمیز دینے میں درآمدات میں اضافے، اور اجناس پیدا کرنے والے دونوں شعبوں (زراعت اور صنعت) میں نمو کا اہم کردار تھا۔

جدول 2.7: خدمات کی کارکردگی

	جی ڈی پی میں حصہ	نمو			نمو میں حصہ	
	م س17ء	م س16ء	م س17ء[ہ]	م س17ء[ع]	م س16ء	م س17ء
تھوک اور خردہ تجارت	18.5	4.3	5.5	6.8	1.3	2.1
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ اور مواصلات	13.3	4.8	5.1	3.9	1.1	0.9
مالیات اور بیمہ	3.4	6.1	7.2	10.8	0.3	0.6
مکانات	6.6	4.0	4.0	4.0	0.5	0.5
عمومی سرکاری خدمات	7.6	9.7	7.0	6.9	1.2	0.9
دیگر نجی خدمات	10.2	6.8	6.7	6.3	1.1	1.1
خدمات	**59.6**	**5.5**	**5.7**	**6.0**	**5.5**	**6.0**

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مالیات اور بیمہ کی کارکردگی بھی نمایاں رہی، م س 17ء میں اس نے 10.8 فیصد نمو حاصل کی (گذشتہ سال 6.1 فیصد نمو ہوئی تھی) جس کا اہم سبب امانتوں اور قرضوں میں حوصلہ افزا نمو ہے۔[34] چنانچہ م س 17ء میں اضافۂ قدر 9.8 فیصد تک بڑھ گیا، جو م س 16ء میں 5.9 فیصد تھا۔ اسی طرح عمومی سرکاری خدمات میں نمو 7.0 فیصد ہدف کے قریب رہی۔

م س17ء کے دوران بھی نقل و حمل، ذخیرہ اور مواصلات میں سست روی جاری رہی اور 3.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ م س16ء میں 4.8 فیصد ہوئی تھی۔ پاکستان ریلویز، پی آئی اے کی محدود نمو، اور روڈ ٹرانسپورٹ کی طرف سے اضافۂ قدر میں پست نمو اس سست روی کی وجہ بنی۔

[34] اسٹاکس پر بینکاری تفاوت جولائی تا مارچ م س17ء کے دوران 29 بی پی ایس کم ہو گیا۔ دوسری طرف کمرشل بینکوں کی طرف سے قرضے بھی کافی بڑھے (مہنگائی اور زری پالیسی پر باب 3)۔

روڈ ٹرانسپورٹ میں سست روی کار گو ہینڈلنگ سر گرمیوں میں ہونے والی بہتری کے بالکل برعکس ہے، تاہم زیر جائزہ عرصہ کے دوران کمرشل گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت میں ہونے والی کمی سے بڑی حد تک مطابقت رکھتی ہے (**شکل 2.10**) ۔ [35] انفراسٹرکچر میں جاری توسیع کے پیشِ نظر اس شعبے کا منظر نامہ خوش کن ہے۔

شکل 2.10 : کمرشل گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت (جولائی تامارچ)

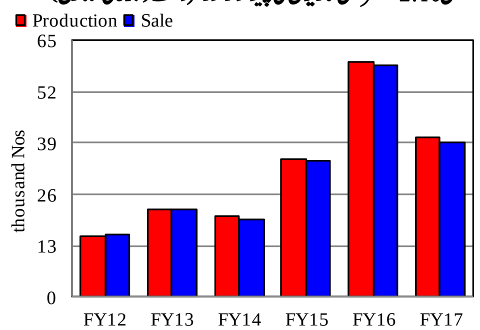

Data source: Pakistan Automotive Manufacturers Association

ٹیلی مواصلات کے شعبے میں مجموعی ٹیلی گنجائیت نے نمو کا سلسلہ جاری رکھا۔ [36] اس کے ساتھ ساتھ براڈ بینڈ صارفین کی تعداد 42.3 ملین تک جا پہنچی جس سے صرف ایک سال کے اندر تقریباً 10 ملین افراد کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔ تھری جی / فور جی سہولت کے حصول میں عمدہ نمو (زیرِ جائزہ عرصہ میں 35 فیصد) نے اس اضافے میں اہم کردار ادا کیا (**شکل 2.11**)۔ [37]

شکل 2.11 : تھری جی / فور جی کے حصول کا رجحان

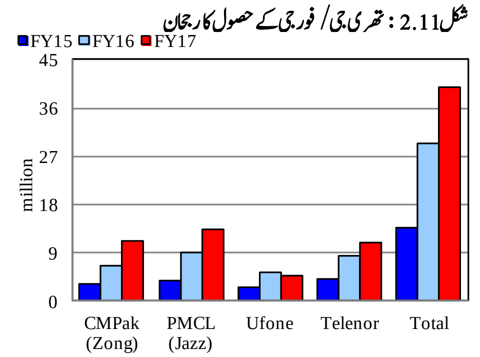

Data source: Pakistan Telecommunication Authority

حال میں متعارف کرائی جانے والے ڈجیٹل پاکستان پالیسی 2017ء اس شعبے کی مستحکم ترقی کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرے گی، جبکہ وائس ٹیرف اور براڈ بینڈ میں مسلسل بہتری سے توقع ہے کہ ٹیلی مواصلات کی آمدنی میں اضافہ جاری رہے گا اور یہ شعبہ قومی خزانے میں اپنا حصہ ڈالتا رہے گا۔ [38]

---

[35] اگرچہ ٹرک اور بس کی فروخت بالترتیب 41.8 فیصد اور 21.8 فیصد بڑھی تاہم یہ اضافہ اپنا روزگار اسکیم کے خاتمے کی بنا پر ہلکی گاڑیوں کی فروخت میں آنے والی (35.9 فیصد) کمی کے باعث بے اثر ہو گیا (ماخذ: پاکستان آٹو موٹیو مینو فیکچرز ایسوسی ایشن)۔

[36] مجموعی ٹیلی گنجائیت آخر مارچ 17ء تک 72.36 فیصد تک پہنچ گئی جو گذشتہ مالی سال کے آخر تک 70.81 فیصد تھی۔

[37] ملک میں نیکسٹ جنریشن موبائل سروسز کی 2014ء میں آمد کے بعد صارفین نے تھری جی / فور جی ٹیکنالوجی کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ جولائی تا مارچ م س 17ء کے دوران 35 فیصد نمو سے پہلے م س 16ء میں بھی متاثر کن کارکردگی سامنے آچکی ہے (جب صارفین کی تعداد میں 118 فیصد اضافہ ہو گیا تھا)۔

[38] وزارت آئی ٹی اور ٹیلی کام نے آئی ٹی پالیسی "ڈجیٹل پاکستان پالیسی 2017ء" اپریل 2017ء میں جاری کی۔